





مضمون

کی بددعا سے لوگ مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور زیادتی حکام اور سلاطین قوموں کو تباہ کر دیتے ہیں، تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر بھی اختیارات نہیں ہیں بخود کفار بھی جانتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا خالی نہیں جاتی۔ اسی لئے مہیت دفعہ ابو جہل نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ابوسفیان کو دعا کے لئے بھیجا جب ابولہب کے بیٹے عتبہ کے لئے دعائے بد فرمادی کہ یا اللہ اس گستاخ پر اپنے کسی کئے کو مقرر فرما دے جو اسے اس گستاخی کا بدلہ دے۔ تو ابولہب مارے خوف کے کانپ گیا اور کہتا پھرتا تھا کہ اب عتبہ کی خیر نہیں۔ اس کے پیچھے محمد کی بددعا پڑ گئی ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس زبان کی بات خالی جاتی ہی نہیں۔

اس آیت کے مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب! وہ کفار جو علم غیب اور کلی اختیارات کو نبوت کی پہچان نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ نبی کے بیوی بچے نہ چاہیں۔ ان سے کہہ دو کہ ہم نے خدا یا فرشتہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہے۔ کلی اختیارات مکمل علم غیب پر خدائی دار و مدار ہے۔ نیز ہم نے کب کہا کہ ہم فرشتہ ہیں۔ بیوی اور بچوں کی حاجت نہ ہونا فرشتہ کی پہچان ہے۔ ہم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور نبی انسان ہی ہوتے ہیں، غذا اور بیوی بچے انسان کے ہوتے ہیں۔ ہمارے نکاح اور غذا پر کیا اعتراض ہے۔

خیال رہے کہ نبی سے انسانیت کی عزت ہے نہ کہ انسانیت سے نبی کی۔ ایسے ہی انبیاء علیہم السلام نے نکاح و غذا اس لئے قبول فرمایا تاکہ یہ کام اللہ کے بندوں کے لئے سنت ہو جائیں۔

وَاجْزُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ایک یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ج میں۔ دوسرے یہ کہ حدیث کوئی نگران کا جواب وہ ہے جو بن قسم کی ہے۔ ایک وہ جو فرشتہ۔ وہ تو قرآن ہے۔ دوسرے لو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے می وہ جو قلب مبارک پر ظاہر ہے لِقَحْمٍ بَيْنَ النَّاسِ بِهَذَا رُكُ وَالسَّلَامُ کا اجتہاد حکم دہی میں لکھا گیا مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ ہے ہو۔ اس عذر سے بھی بعض مزار وغیرہ کے مالک نہیں ہیں گئے اور یہ بھی کہ احادیث سے تیار دیا گیا۔ جیسے طائفہ دیگر مائی۔ لہذا اس عندی کے سے ب تعالیٰ نے رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ گزرتا ہی نہیں ہے۔



یہ کہ یہ آیت کیوں آئی۔ دوسرے یہ کہ ن سے کیا مراد ہے اور قلم سے کیا مقصود؟ تیسرے یہ کہ اگلی آیتوں میں کیا فرمایا جا رہا ہے۔

مشرکین مکہ خاص کر ولید ابن مغیرہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مجنوں یعنی دیوانہ کہا کرتے تھے۔ قلب پاک مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملعون لفظ سے ایذا پہنچتی تھی۔ رب تعالیٰ نے قسمیں فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل اور بدگوئیوں کے عیوب بیان فرمائیے تاکہ محبوب کے دل کو تسلی ہو۔ فرمایا قسم ہے نون کی قسم ہے قلم کی قسم ہے ان کی تحریر کی۔ اے محبوب! آپ مجنوں نہیں اور آپ کے بدگوئیوں سے بدولت ایسے بے ایمان ایسے بدظن حرام کے بچے ہیں۔

ن وَالْقَلَمِ کلمہ نون میں چند اختلاف ہیں۔ یا تو یہ اس سورت کا نام ہے۔ یعنی اس سورۃ کی قسم بحق نون۔ یا نون اللہ تعالیٰ کا نام ہے یا یہ نور اور ناصر کا پہلا حرف ہے۔ جو حق تعالیٰ کے نام ہیں۔ یا اَلرَّحْمٰن، یا مل کر رحمٰن بنتا ہے، تو یہ اسمائے الہی کا جزو ہے۔ اس صورت میں رب تعالیٰ نے اپنی قسم فرمائی۔ یا ن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے۔ یا یہ نور کا جزو ہے۔ اور نور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام قد جاو کہ من اللہ نور۔ تو اب اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قسم ہوئی۔ یا ن کے معنی میں مچھلی۔ کیونکہ عربی میں نون مچھلی کو کہتے ہیں تو اس سے مراد وہ مچھلی ہے۔ جس کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے۔ یا وہ مچھلی مراد ہے جو جہتوں کو پہلی غذا میں دی جائے گی۔ یا وہ مچھلی مراد ہے جس پر زمین قائم ہے۔ کیونکہ زمین گائے کے سینک پر اور گائے مچھلی پر ہے۔ قلم سے مراد یا تو عام قلم ہیں۔ چونکہ اس سے علم لکھا جاتا ہے، اس لئے اس کی تعظیم ہے۔ لہذا اس کی قسم فرمائی گئی۔ یا اس سے وہ قلم مراد ہے جس سے رب تعالیٰ نے لوح



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم ذات محمد اور احمد ہے۔ رب کا نام حامد بھی ہے اور محمود بھی، رب حامد حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور احمد رب محمود ہے، یعنی اس کی تعریف یہ ہی کر سکتے ہیں، اور ان کی تعریف وہ ہی فرما سکتا ہے۔ شفاعت کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے خاص حمد کرائی جائے گی۔ اور اس کے لئے یہی زبان چاہئے اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سارے صفات بھی برہان میں کیونکہ جو صفات علیہ السلام انبیاء کو عطا ہوئے۔ وہ سب بلکہ زیادہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دئے گئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید یسنا داری : آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَبِهَذَا هُمْ اَقْتَدُوا اس آیت میں انبیاء کی اقتدار مراد نہیں ہے۔ ورنہ اَقْتَدَاهُمْ ہوتا، بلکہ ان کی صفات کی جامعیت مراد ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شکر زح، علم ابراہیم، اخلاص موسیٰ اور قرب اسماعیل و یعقوب، صبر ایوب، تواضع سلیمان، زبرد عیسیٰ علیہم السلام مرحمت ہوا۔ (دیکھو روح البیان آیت وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۝ ۱۸)

اللہ کی سترتا بقدم شان میں یہ : ان سانہیں انسان و انسان ہیں۔

قرآن بتاتا ہے کہ ایمان میں یہ : ایمان یہ کہتا ہے مری جان میں یہ

خلاصہ مضمون یہ ہوا کہ اسے لوگوں نے تم اسلام کی حقانیت کے دلائل ڈھونڈتے ہو۔ اور اسی مسئلہ پر رد و قدح، سوال و جواب کرتے ہو اس مشقت کی تمہیں ضرورت نہیں، تمہارے پاس ہماری طرف سے وہ ذات کریم یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو سہرا یا اسلام کی حقانیت ہماری وحدانیت کی یقینی دلیل ہیں، اگر آنکھ اور عقل ہے۔ تو انہیں دیکھو اور کلمہ پڑھ لو۔ سیدنا عبداللہ ابن سلام نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے



آپ کا نام شریف بھی ایک برہان الہی ہے۔ دیکھو لا الہ الا اللہ میں حرف بار بار  
 میں مُحَمَّدٌ تَمَتُّلُ اللہ میں بھی بار بار ہیں۔ ابو بکر الصدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن  
 عفان، علی ابن ابی طالب، سب میں بارہ بارہ حرف ہیں۔ لفظ اللہ ذات پر دلالت  
 کرنے میں حروف میں محتاج نہیں۔ اگر حمزہ حذف کر دو تو رہا اللہ۔ اگر لام گرا دو تو رہا لہ۔  
 اگر یہ دو سم بھی گرا دو تو ہو گیا وہ اسی طرح لفظ محمد ہے۔ اگر اول سم گرا دو تو رہا محمد یعنی تعریف  
 اگر م گرا دو تو رہا مد یعنی کھینچنا، وہ مخلوق کو خالق کی طرف کھینچتے ہیں اگر وہ م بھی گرا دو،  
 توحید وال یعنی رہبر الدال علی الخیر کفای علیہ حمد اور مد اور رہبری حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کی صفات ہیں۔

۴ نُوْرٌ مُّبِیْنٌ سے مراد یا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات عالی ہے اس صورت  
 میں یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو صفاتیں بیان ہوئیں ایک برہان، دوسری نور۔  
 برہان عقل سے معلوم ہوتی ہے اور نور آنکھ سے۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات  
 قیامت تک لوگ عقل سے معلوم کرتے رہیں گے۔ اور ان کے انوار لوگوں کی آنکھوں سے  
 معلوم ہوتے رہیں گے۔ لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام برہان الہی بھی ہیں اور نور بھی۔  
 حرم و طیبہ و بغداد جہر کیجئے نگاہ + جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھتا تیرا  
 اسی نے فرمایا گیا جَاءَ کُمُ سب مسلمانوں سے خطاب کرتے ہو یا نور سے مراد قرآن  
 کریم ہے۔ وہ بھی دل چمکانے والا نور ہے یا مراد نور قلب ہے جو شیخ کے وسیعہ سے حاصل  
 ہوتا ہے۔ اس کو مبین اس واسطے کہا گیا کہ نور چراغ تو بعض افراد کو چمکاتا ہے بعض کو  
 نہیں۔ مگر یہ نور ہر طرف کو چمکاتا ہے۔ نور چراغ فقط ظاہر کو چمکاتا ہے، اور نور قرآن  
 دل کو بھی اور روح کو بھی۔



کتاب الغسل سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیائے کرام کو خواب سے احتلام نہیں ہوتا۔ کہ اس میں شیطانی اثر ہے۔ بلکہ اُن کی بیبیاں بھی احتلام سے پاک ہیں (۴۱) انبیائے کرام کو جہاں ہی نہیں آتی۔ کیونکہ یہی شیطانی اثر ہے۔ اسی لئے اُس وقت لا حول پڑھتے ہیں (۵) مشکوٰۃ شریف باب علامات نبوت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سینہ مبارک چاک کر کے اُس میں سے ایک پارہ گوشت نکال دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ شیطانی حصہ ہے۔ معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نفس قدسیہ شیطانی اثر سے پاک ہے اور پھر اُسے آب زمزم سے دھو دیا گیا (۶) مشکوٰۃ شریف باب مناقب عمر میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جس راستے سے گزرتے ہیں وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جن پر پیغمبر کی نظر کرم ہو جائے۔ وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ پھر خود ان حضرات کا کیا پوچھنا ؟

اقوال علماء اُمت :- ہمیشہ سے اُمتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصمتِ انبیاء پر اجماع رہا سوا فرقہ ملعونہ حشویہ کے کوئی اس کا منکر نہ ہوا۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی، شرح فقہ اکبر، تفسیرات احمدیہ، تفسیر روح البیان، مدارج النبوة، مواہب لدنیہ، شفا شریف، نسیم الریاض وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔ تفسیر روح البیان آیت مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ الْاَيُّہ کی تفسیر میں ہے فَإِنَّ أَهْلَ الْوُصُولِ اجتمعوا على أَنَّ الرُّسُلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَانُوا مُؤْمِنِينَ قَبْلَ الْوَحْيِ مَعْصُومِينَ مِنَ الْكِبَايِرِ وَمِنَ الصَّغَائِرِ الْمُوجِبَةِ لِنَفَاةِ النَّاسِ عَنْهُمْ قَبْلَ الْبُعْثَةِ وَبَعْدَهَا فَضْلًا عَنِ الْكُفْرِ یعنی اس پر اتفاق ہے کہ انبیائے کرام وحی سے پہلے مومن تھے اور گناہ کبیرہ نیز ان صغائر سے جو نفرت کا باعث ہوں نبوت سے پہلے معصوم تھے اور بعد بھی چہ جائیکہ کفر۔ تفسیرات احمدیہ میں ہے اِنَّهُمْ مَعْصُومُونَ عَنِ الْكُفْرِ قَبْلَ الْوَحْيِ وَبَعْدَهُ بِالْاجْمَاعِ وَكَذَا عَنْ تَعَمُّدِ الْكِبَايِرِ عِنْدَ الْجَمْعُوْنَ۔ انبیائے کرام کفر سے وحی سے پہلے اور بعدہ بالاتفاق معصوم ہیں ایسے ہی عام علماء کے نزدیک ویدہ ودانستہ گناہ کبیرہ کرنے سے بھی معصوم ہیں۔ غرض کہ اُمتِ مرحومہ کا اجماع انبیائے کرام کی عصمت پر ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے اس لئے زیادہ عبارتیں نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔

عقلی دلائل :- عقل بھی چاہتی ہے کہ انبیائے کرام کفر و فسق سے ہمیشہ معصوم رہیں۔ جوہر سے (۱) کفر یا عقائد کفریہ



مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور ہو گا بواسطت فرشتگان اور ستیاریگان و عقول عشرہ ہی ہو رہا ہے یا ہر آن میں بلا توکل ان سب کے خود حاکم حقیقی نظم و نسق فرماتا ہے۔ بدینہ تو جروا۔

الجواب:

اللہ اکبر۔ حاکم حقیقی عز جلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے توکل کرے۔ وہی اکیلا حاکم، اکیلا خالق، اکیلا مدبّر ہے۔ سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس نے ملائکہ کو نداء بیاں امور پر مقرر فرمایا ہے قال تعالیٰ والمدبرات امرا۔ علمائے کرام! روح کو اکب سے بھی متعلق تھے زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کام اُن سے نکال لیا گیا اب ملائکہ مدبّر ہیں اور عقول عشرہ جس طرح فلاسفہ مانتے ہیں اُن کا بیدار بین البطلان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے رسالہ میں لکھتا ہے کہ کاہن جو غیب کا حال بتاتا ہے اُس پر یقین کرنا کفر ہے وہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی غیب کا حال نہیں معلوم تھا۔ آیا یہ دونوں عقیدے زید کے موافق عقائد سلف اہلسنت و جماعت کے ہیں یا نہیں؟ بدینہ تو جروا۔

الجواب:

اللهم لك الحمد علم ذاتی کہ بے عطائے غیر ہو اور علم مطلق تفصیلی کہ جملہ معلومات النبیہ کو محیط ہو اللہ عز وجل سے خاص ہیں مگر مغیبات کا مطلق علم تفصیلی بے عطائے الہی ضرور تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے ثابت ہے انبیاء سے اس کی نفی مطلقاً ان کی نبوت ہی سے منکر ہونا ہے امام حجتہ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں النبی هو المطلع علی الغیب۔ یعنی نبی کہتے ہیں اُسے جو غیب پر مطلع ہو ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

ملائکہ میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم

اللہ عز وجل سے بعد  
یہی مرتبہ اُس کا انتظام  
ا تو جروا۔

جف القلم بما هو

مسئلہ میں کہ حدیث  
تدبیر انسانی کچھ

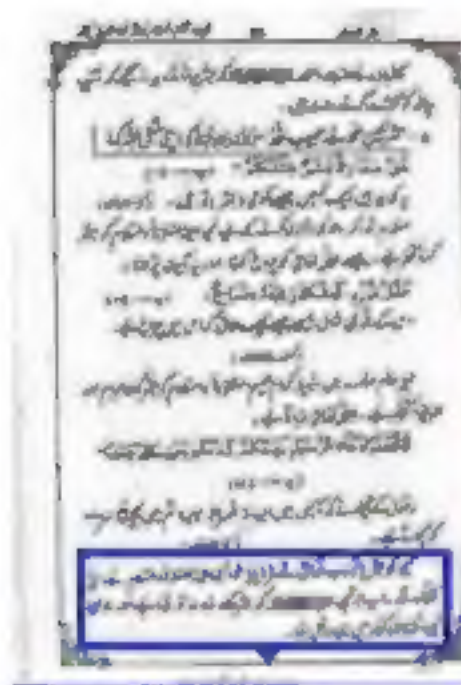
تدبیر جمل

ش النساء سے  
نہیں بدینہ وا

ممکن ہے

اللہ تعالیٰ اعلم







# بریلوی عقیدہ حضور ﷺ کافروں جیسے آدمی ہیں

بریلوی طائفہ جہنمی ہے کہ یہ ایسا کلمہ کہہ کر آدمی جہنم میں جاتا ہے جس میں "اللہ" لکھا ہو۔  
 لہذا جس سے جہنم میں جانے والا ہے اس طرح کیا ہے کہ آدمی جو کہ جہنم میں جاتا ہے





لِتَقْوِيَةِ لِمَرْكُزِ الْفَرْقِ الْمَعْنَوِيِّ وَتَقْوِيَةِ ثَمَرَاتِهَا بِمَا

تَلَا بِشَعْرَتَيْهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ تَلَقَّبَتْهُ لَوْلَا رَهْمُ قَائِلِهَا

أَيُّ شَعْرَتَيْهِ تَلَقَّبَتْهُ إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا

يُشْعَرُ بِهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ أَحْبَبَتْ كَيْفَا مِنْ أَشْغَالِهَا الْفُؤَادُ

كَيْفَا مِنْ فَتَايَاهَا إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا

يُشْعَرُ بِهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ أَحْبَبَتْ كَيْفَا مِنْ أَشْغَالِهَا الْفُؤَادُ

كَيْفَا مِنْ فَتَايَاهَا إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا

يُشْعَرُ بِهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ أَحْبَبَتْ كَيْفَا مِنْ أَشْغَالِهَا الْفُؤَادُ

كَيْفَا مِنْ فَتَايَاهَا إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا

يُشْعَرُ بِهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ أَحْبَبَتْ كَيْفَا مِنْ أَشْغَالِهَا الْفُؤَادُ

كَيْفَا مِنْ فَتَايَاهَا إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا

يُشْعَرُ بِهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ أَحْبَبَتْ كَيْفَا مِنْ أَشْغَالِهَا الْفُؤَادُ

كَيْفَا مِنْ فَتَايَاهَا إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا

يُشْعَرُ بِهِ ذَا قَبِيلٍ لَقَدْ أَحْبَبَتْ كَيْفَا مِنْ أَشْغَالِهَا الْفُؤَادُ

كَيْفَا مِنْ فَتَايَاهَا إِلَّا إِلَهُهُمُ فَهُوَ الْخَبِيرُ وَذَلِكَ لَا









فَيَقُولُ لَهُمْ قُرْصُ أَقْرَادِهِمْ إِنَّ اللَّهَ مُرْصِدٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ٢٦

یہ کہ جس کی چوری ہو گئی (اللہ نے جس کی چوری ہو چکی) اور اس کے بدلے جو اس کے خلاف ہے اور

كَانُوا يَمْنُونُ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا

ہو گئے ہم نے ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

إِنَّا نَحْنُ مُغْنِيُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا

ہم تو غنی کرنے والے ہیں (اللہ نے ہم کو غنی کرنے والے ہے) لیکن یہی ہیں جو فاسد ہیں

يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ امْنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنْتُمُ

ہم کہ ہم نے ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

انہوں کی طرح جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

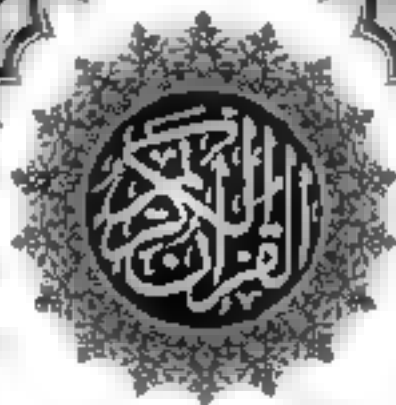
مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا

مَنْ يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝ مَن يَرْجُوا يَفْرَحْ ۝

جو لوگ ایمان لیا تھا کہ ہم کو قتل نہ ہو گا اور اگر قتل نہ ہو گا تو ہم کو قتل نہ ہو گا





# کتاب الایمان تحریر خزانہ المعارف

تدوین: علامہ محمد امجد علی دہلوی  
ترجمہ: علامہ محمد امجد علی دہلوی  
ترجمہ: علامہ محمد امجد علی دہلوی

پیشکش: مکتبہ المدینہ (دہلی)











مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مجلد ہفتم

# فیصلہ الشریعہ

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند



[illegible]



سلطنت  
مصطفیٰ

yatuleema

شہزادہ محمد علی احمد علی

محمد علی

محمد علی







پاس نہ جھائے نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پار نہ سوچھے کرور آگیاں ہوں ایک  
 تنکے پرداغ نہ آئے کس قدر کی تھی جس میں ابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافروں نے ڈالا کوئی  
 پاس نہ جاسکتا تھا گوپن میں رکھ کر پھینکا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی ابرہیم کچھ حاجت ہو۔ فرمایا ہر۔ مگر نہ تم سے۔ عرض کی پھر اسی  
 سے کیے جس سے حاجت ہے فرمایا علمہ بحالی کفائی عن سوائی اظہار احتیاج خود آج  
 چہ حاجت مست ارشاد ہوا یا نار کوئی بر داء و سلما علی ابرہیم اے آگ ٹھنڈی اور  
 سلامتی ہو جا ابرہیم پر اس ارشاد کو سن کر روئے زمین پر جتنی آگیاں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ  
 شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہوا اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ حکما فرماتے ہیں کہ اگر اس کے  
 ساتھ و سلما کا لفظ نہ فرمایا جاتا کہ ابرہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جاتا تو اتنی ٹھنڈی  
 ہو جاتی کہ اس کی ٹھنڈک ایذا دیتی۔

### عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا  
 محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا  
 ہمارے ہو اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے  
 اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے خلاف بات زبان سے  
 نکلے اور ہلاک ہو جائے عقیدہ نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت  
 کے لیے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملکہ میں بھی رسول ہیں  
 عقیدہ انبیاء سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت عقیدہ اللہ عزوجل پر  
 نبی کا بھیجنا واجب نہیں اس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء  
 بھیجے عقیدہ نبی ہونے کے لیے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ کی معرفت  
 ہو یا بلا واسطہ عقیدہ بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں



حقیقہ دوم

چہرہ پاک کی زیارت کرتے ہی حضور کی حقانیت کی تصدیق کر دی۔ پھر وہ نبی اکیلے نہ آئے بلکہ ان پر کھلی ہوئی روشنی یعنی قرآن کریم اتارا گیا، قرآن کے ذریعہ حضور کو پہچان لو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے رب تعالیٰ کو جان لو۔ یا اے لوگو! تم میں وہ نبی تشریف لائے جو علماء کے لئے برہان ہیں، اور بے علم لوگوں کے لئے نور ہیں۔ اہل علم تو علمی دلائل سے ان کے احوال میں غور کریں جتنا غور کریں گے اتنا ان کا یقین بڑھے گا۔ اور عام لوگ ان کو ہر ظہور دیکھ کر دل کو تسلی دیں، یا انسان جسے رب تعالیٰ نے عقل دی ہے اس کے لئے نشان ہیں۔ اور دیگر مخلوقات جو عقل سے خالی ہیں۔ ان کے لئے حضور نور ہیں۔ اسی لئے کہ انسان، جانور، جنات بلکہ زمین و آسمان، چاند، تارے سب ہی پہچانتے ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَاصْحَابُهُ وَبَارَكَ

نور محمد

اسلام مکمل



صفحہ	سورہ	پارہ	مضمون
۵۴۶	الفل	۱۹	عَلَّمَنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ
۶۳۴	فاطر	۲۲	إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
۵۴۳	الشعراء	۱۹	أَنْ يَّعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ
۴۶۷	الانبياء	۱۷	فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
۶۷	البقرة	۳	مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

## انبیاء کرام کو پیش رکھنا طریقہ کفار ہے

۳۸۱	حج		قَالَ لَمْ أَكُنْ لَاسْجُدَ لِبَشَرٍ
۴۹۸	یونس		مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
۴۹۸	//	۴۸	وَلَئِنْ أَطَعْتُمْ بَشَرًا مِثْلَكُمْ
۶۳۹	یس	۲۲	قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا
۸۰۷	التغابن	۲۸	أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكْفُرُوا

## رب تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے



مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی  
مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی

# شرح فتوح الغیب

قلب القلوب حضرت مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی

تصنیف

مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دہلی

ترجمہ

علامہ ظہور احمد مدظلہ العالی



۱۲۔ ولایت ظلِ نبوت ہے اور مقامِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ | واضح ہو کہ یہ کلام حضرت

خاتمِ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص میں سے مرتبہ

جَوَامِعُ الْکَلِمِ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں، کی نورانیت کا عکس اور پرتو ہیں۔ ان کلمات میں ہر جملہ جامع، راہِ قرب و وصول کے سالکین کے لیے دستور العمل اور قاعدہ کلیہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب ولایت ظلِ نبوت ہے تو جو چیز اصل میں موجود ہوگی وہ ظل میں بھی ظاہر ہوگی۔ خصوصاً حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولایتِ کبریٰ جو کہ حضرت سید المرسلین علیہ السلام کی ذاتِ نبوت کا عکس تام ہے اور آپ کے آفتابِ کمال کا لازوال نور ہے۔ حضرت غوثِ اعظم نے جو فرمایا ہے وہ زبانِ نبوت کا کلام ہے جو کہ صدیقین کا منصب و مقام ہے۔

کَلَامُ الْمُلُوكِ مُلُوكُ الْکَوَکِمِ۔ کلامِ امام۔ امامِ کلام۔

ذرا اس بات کا اندازہ تو کرو کہ جب حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنے باطنی تصرف اور جاہ و جلال کے ساتھ ملک الموت کی پوشیدہ ہستیوں کی موجودگی میں حاضرینِ محفل کے سامنے یہ کلمات ارشاد فرما رہے ہوں گے، تو کس قدر ان کے قلوب میں انجذاب و نورانیت پیدا ہو رہی ہوگی اور کتنے مرقہ جسو میں جان اُٹھنی ہوگی اور دیدارِ الہی کے شوق میں کتنے ہی جان فدا کرنے والوں کے جنازے اُٹھائے گئے ہوں گے، بلکہ حیاتِ حقیقی کے ساتھ زندہ ہو گئے ہوں گے سبحان اللہ سبحان اللہ۔

۱۳۔ ( ) اے لفظِ خوش تو موجِ دریائے کمال

عالمِ زجوا صیر سخت مالا مال



ہمارے نبی کریم ﷺ وابتداء میں یہ حکم فرمایا گیا کہ ظہر پر حکم فرمائیں اور اس  
 بابن وحقیقت پر حکم نہ دیں جس کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہے کس طرح  
 کہ اکثر نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا معمول تھا۔ اسی بناء پر حضور نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بہم تو ظاہر پر حکم دیتے ہیں“ ایک روایت میں  
 اس طرح ہے ”میں تو ظاہری فیصلہ دیتا ہوں باطنی حاسنات کا خدا عزوجل مالک  
 ہے۔“ اور یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تو اسی پر فیصلہ دیتا ہوں جیسا کہ میں  
 سنتا ہوں، لہذا میں نے جس کے لئے او سرے کے حق کا فیصلہ کر دیا تو وہ یہ جاں  
 لے کہ وہ سنگ کا ٹکڑا ہے۔“ اور یہ کہ حضور پر نور ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے فرمایا ”جہاں تک تمہارے ظاہر کا تعلق ہے تو وہ ہمارے ذمہ ہے  
 لیکن جو تمہاری باطنی حاسنات ہے وہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔“ اور یہ کہ حضور نبی  
 کریم ﷺ عرزدہ ہو کر سے رو جانے والوں کی معذرت قبول فرماتے تھے ورنہ  
 کے باطنی حالات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد فرماتے تھے۔ اور یہ کہ نبی کریم ﷺ نے  
 ایک عورت کے بارے میں فرمایا ”اگر میں بغیر دلیل و شہادت کے کسی کو سنگسار  
 کرتا تو ضرور اس عورت کو سنگسار کرتا۔“ اور یہ بھی فرمایا کہ ”اگر قرآن نہ ہوتا تو  
 یقیناً میرے لئے اور اس عورت کے لئے کچھ اور ہی معاملہ ہوتا۔ یہ تمام اظہار اور  
 شواہد اس بات کے مظہر ہیں کہ آپ کو دلیل و شہادت یا اعتراف و اقرار کے ساتھ  
 ظاہر شریعت پر فیصلہ دینے کا حکم ہوا نہ کہ اس پر جو باطنی امور پر اللہ عزوجل نے  
 آپ کو مطلع فرمایا اور اس کے حقائق آپ پر واضح فرمائے۔ اس کے بعد اللہ





میرے ماں باپ حضور پر قرین، مجھے بتا دیجئے کہ  
سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی،  
دیا یا واسے عارف، بیشک یا یقین اللہ تعالیٰ  
نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے  
نور سے پیدا فرمایا، اؤ اللہ قدرت الہی سے جہاں  
خدا نے چاند نور و کرم کیا۔ اس وقت لوح، قلم،  
جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج،  
چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ  
نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے  
فرشتے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے  
سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصے کئے،  
پہلے سے فرشتہ نگاہی، حامل عرش، دوسرے سے  
کوسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر

اخبرني عن اول شئ خلقه الله تعالى  
قبل الاشياء قال يا حبار ان الله  
تعالى قد خلق قبل الاشياء  
نور نبيك ص نور فاجعل ذلك  
لنور سيدك بالقدرة حيث شاء الله  
تعالى ولعمري في ذلك الوقت لوح  
ولا قلم ولا الجنة ولا نار ولا ملك ولا سم  
ولا اسر من ولا شمس ولا قمر ولا جن  
ولا انس فلما اراد الله تعالى ان يخلق المخلوق  
قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من  
الجزء الاول القلم ومن الثاني اللوح ومن الثالث  
العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق  
من الجزء الاول حملة العرش ومن الثاني الكوسى

چوتھے کے چار حصے فرشتے، پہلے سے آسمان،  
دوسرے سے زمین، تیسرے سے بہشت  
دوزخ بنائے، پھر چوتھے کے چار حصے کئے،  
الی آخر الحديث.

ومن الثالث باقى الملائكة، ثم قسم النور اربعة  
اجزاء فخلق من الاول السموات ومن  
الثاني الارضين ومن الثالث الجنة و  
النار ثم قسم النور اربعة اجزاء  
الحديث يؤوله.





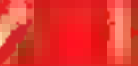
یہ حدیث امام بیہقی نے بنی دلائل صحیحہ میں بخوبی روایت کی، اجلہ المحدثین مثل امام نسائی  
مواہب لہ قیہ اور امام ابن جریر مکی افضل القری اور علامہ فاسی مطالع المسرات اور علامہ زر قانی مطہر  
مواہب احمد علامہ دیلمی بخیر نہیں اور مستخرج محقق و بڑی مدارج وغیرہ میں اس حدیث سے اعتقاد اور اس سے  
پر قبول و اعتقاد فرماتے ہیں، بالحدودہ تعلق انتہا بالقبول کا منصب جلیل پانے ہونے ہے تو بلاشبہ  
حدیث حسن صحاح مقبول مستند ہے۔ تعلق علماء بالقبول وہ شے عظیم ہے جس کے بعد علامہ سند کی عبادت  
نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو ترجیح نہیں کرتی، کما بقینا لا فی "میر العین فی حکم تقبیل  
الابہامین" (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "میر العین فی حکم تقبیل الابہامین" میں  
اس کو بیان کیا ہے۔ ت)

لاحرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبدالحی ناہسی قدس سرہ القدسی حدیث حدیث شریعہ طریقہ محمدیہ  
میں فرماتے ہیں :

قد حلق کل شیء من نورہ صمد اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کما ورد بہ الحدیث الصحیحہ  
بے شک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
نور سے بنی، جیسا کہ مرثیہ صحیح اس معنی میں  
وارد ہوئی۔

۱/ ۴۰ و ۴۱	مکتبہ الاسلامی بیروت	التقد الاول	مواہب اللذیۃ
۱/ ۳۹ و ۴۰	دار المعرفۃ	-	شرح الارقانی علی المواہب النبیۃ
۱/ ۱۹ و ۲۰	مکتبہ شہباز	مطبوعہ المدینۃ العلمیۃ	تاریخ الخلیف
ص ۲۲۱	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	المطبوعہ الثاني	مطالع المسرات
۲/ ۲	-	قسم دوم باب اول	مدارج النبوة
۲/ ۲۴۵	-	مبحث الثاني	مدارج النبوة





قد قال الاشعري قد تعالی نور لیس  
لا لانور والروح الضجوية القدسية لمعة  
من فورة والملائكة شرر تلك الانوار  
والانوار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم  
ما خلق الله نورہ ومن  
نورہ خلقت کل شیء وغیرہ  
معانی معنایہ

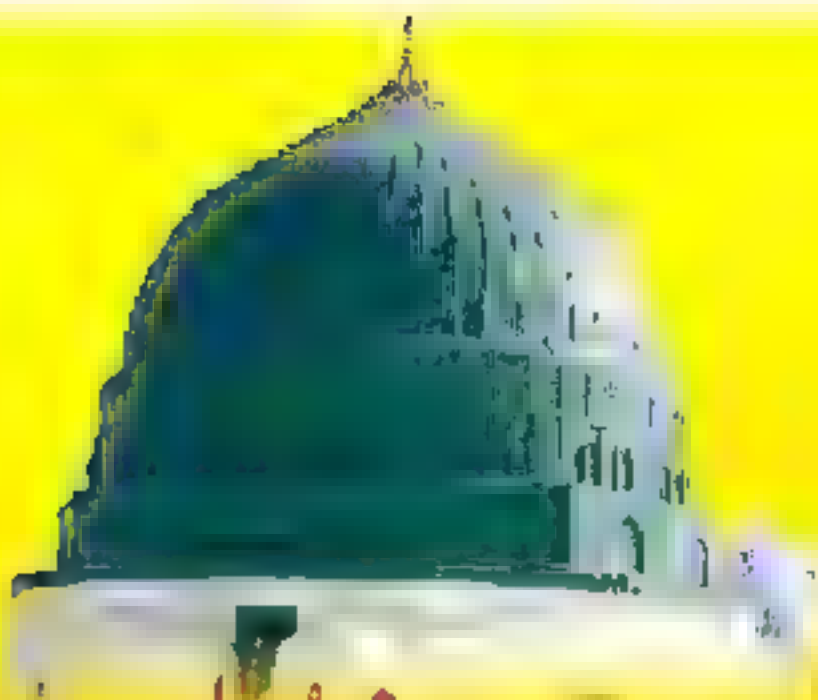
یعنی امام اجل امام الجنت سیدنا ابوالحسن اسمری  
قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو  
اشاہدہ کہا جاتا ہے) اور شاہدیت میں کراؤ، اور  
نور ہے نہ نور نوروں کی مانند اور جس صلی اللہ تعالی علیہ  
وسلم کی رُوح پاک اسی نور کی تابش ہے اور وہ لوگوں  
نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ  
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے اللہ تعالی  
نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔  
اور اس کے سوا اور عید نہیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد  
ہیں۔ واللہ سبحانہ و تعالی اعلم

مسئلہ ۳۹۰ ارماندہ ضلع مراد آباد عرسلہ مودعی الطاف الرحمن صاحب پیدافوزی ۳۱ شبان ۱۳۴۲  
کیا فرماتے ہیں علامتہ دین اس مسئلہ میں کہ بعض لوگوں میں ہے کہ نور تعالیٰ کو نور خدا سے پیدا ہوا  
لگا ہے اس میں تردید کرتا ہے بشرط صحت یہ تشابہ کے حکم میں ہے اور غور کرتا ہے یہ تشابہ کی ذات سے  
ہوا ہے۔

جگر کہتا ہے کہ یہ مثل شمع سے شمع روشن کر لینے کے ہوا ہے۔

اور خالد کہتا ہے تشابہات میں مذہب اسلام رکھتا ہوں اور سالم کو برا نہیں جانتا، اس میں چون چرا  
بیا ہے۔ بقیہ التوجروا (بیان کردا ہوا پاداشے۔ ت)





# صلوات اصفاء فی نور المصطفیٰ

۳۲۹

تور مصطفیٰ ﷺ کے بیان میں صفائی باطن کے انعامات

اعلیٰ حضرت نیت ورک

www.KitaboSunnat.com



پیشانی  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تمہیں پیکر

بآیات قرآن

(۱۳۲۶ھ)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان فیضی مدظلہ العالی

ترجمہ و تفسیر

حضرت علامہ مولانا محمد عتیق قادری رضوی

قادری کتاب گھر

اسلامیہ فاؤنڈیشن، مولانا محمد عتیق قادری



روایت سے چٹیا آئے۔ آپ کی اہانت سلسلہ میں مغز ہنگامی ہے۔  
 سوال کی شان میں قصیدہ نور میں یوں عرض کرتے ہیں۔

ہیبت سب سے پہلے ہے بچہ بچہ نور کا ☆ تو ہے نہ نور تیرا سب کھرا نور کا

ایک صاحب نے سوال کیا حضور! کوئی استاد کسی سید زادہ کو مارا، سکتا ہے یا نہیں؟  
 شاد فرمایا قاضی جو حد و دلیہ قائم کرنے پر مجبور ہے۔ اسکے سامنے اگر کسی سپہ پر حد ثابت  
 ہو جائے۔ ایک اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگا دیکھا۔ لیکن اس کو قسم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ  
 ہے۔ بلکہ یہ نیت کرے کہ شہادے کے حق میں کچھ ٹکٹ لگائی ہے اسے صاف کر رہا ہوں۔ تو  
 انہی جس پر سزا دینا فرض ہے اسکو تو یہ حکم ہے تاہم چہ رسد (۳۸)

اعلیٰ حضرت کی عداوت خالص اللہ کے لئے تھی



وَكَذَلِكَ نَقُصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝۱۹۵  
 اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ۱۹۵ اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے ۱۹۵

قُلْ إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قُلْ  
 تم فرماؤ مجھے اس کی نیک نیت ہے کہ میں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا دلو جتے ہو ۱۹۶ تم فرماؤ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَهْوَاءُكُمْ قَدْ ضَلَلْتُمْ إِذَا مَا أَنْكَارًا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝۱۹۷  
 میں تمہاری خواہش یہ نہیں چاہتا ۱۹۷ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ پر نہ رہوں

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ مَا عِنْدِي مَا  
 تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ۱۹۸ اور تم سے جھوٹے ہو میرے پاس نہیں جس کی تم

تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنَّ الْحُكْمَ لِلَّهِ يَقْضِي الْحَقُّ وَهُوَ خَيْرُ  
 جلدی کر رہے ہو ۱۹۹ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفَاصِلِينَ ۝۱۹۹ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ  
 فیصلہ کرنے والا ۱۹۹ تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو ۲۰۰ تو مجھ میں

بَيِّنَتِي وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ۝۲۰۰ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ  
 تم میں کام فہم ہو چکا ہوتا ۲۰۰ اور اللہ خوب جانتا ہے ستمکاروں کو اور میں ہی کے پاس ہیں کنہیاں غیب کی

يَعْلَمُ مَا الْأَهْوَاءُ وَنَعْلَمُ مَا فِي الْبُزْ وَالْبَعْدُ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ قَرَّةٍ  
 ۲۰۱

۲۰۱

۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱  
 ۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱

۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱















ہم نے چاہا تھا کہ وہ اپنی ساری زندگی کو صرف اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے وقف کر دے۔ لیکن وہ اس سے زیادہ بڑے کام کے لیے تیار تھے۔ وہ اپنے آپ کو اللہ کے لیے وقف کر دے۔

http://dx.doi.org/10.1016/j.jmb.2011.05.014

[illegible]

اعْمَلُوا الْبِرَّ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

وہم خیمون تم خیمون صفا اہل بیت

گھر واپس تیریجہ و قریہ و جیٹت اغیار لہجہ

تَقِيْمُوا لَكُمْ نِيَّةَ الْيَوْمِ وَنِيَّةَ الْغَدِ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ

جنت الفردوس میں نازل خلیفین فی الارضون

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حُرْمَةٌ مِنْ حُرْمَتِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ حُرْمَةٌ مِنْ حُرْمَةِ النَّاسِ»

سَيُفْعِدُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ تَفْعِدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَتُؤَدِّ

جَنَّتْ بُرُوقُهَا مَدَدًا وَقَلَّ رِيَاءُهَا بَسْرُهَا

[illegible][illegible]<http://www.silverman.net> part[illegible]



















وہی چیز ہے کہ خاندان پر جو بار ہے وہ ان کے ذہن پر بوجھ ہے۔  
وہی چیز ہے کہ ان کے ذہن پر بوجھ ہے وہ ان کے ذہن پر بوجھ ہے۔

امید من این بی غریب است - چه بسیار اندر این که من این گردانده و نشو و نما که بدست خود  
چو غلامان کی ز دست کار بردم - با لغز زنده - حقیقت در آنست که در کار این همه کار بردم  
صاف از این راه من و دانش خود بکجهل

فرمانِ اوتابہ طبر کا۔ دشتہ کے ترانہ کے ایک اور حصہ میں لکھا گیا ہے، ایک حصہ خاص کبود رنگ کے اوراقِ عالی اس سے مشقہ لکھا کہ اس حصہ کے یہ معنی ہیں کہ اشد

اسلامی ایک ہی جہت پر مبنی ہے جس کی بنیاد پر انسانیت کو تقسیم نہیں کیا گیا ہے۔

یہودیہ سے یہودیہ کی مسینہ کے لیے کتابیات اس کے لیے بنائے گئے تھے کہ وہ  
ان کا جاننے والے کو اس کے لیے کتاب کے ساتھ ساتھ اس کے لیے کتاب کے ساتھ ساتھ

پس کی خدمت سے اس کی کئی کئی دفعہ بات چیت ہوئی اور بعد ازاں ایک نامہ بھیج کر خطے کا حال  
 بتا کر کہا کہ جس سے بھی اس طرح ضرورت پڑ جائے وہ اس کو جانتا ہے۔

[illegible]

کتاب کی ابتدا میں لکھا ہے کہ یہ کتاب میری زندگی کے بارے میں ہے۔

وہ دانتوں کی آفت سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی غذا کی صفائیت پر خاص توجہ دے کر دانتوں کی صفائی کرے اور دانتوں کی آفت سے محفوظ رہے۔

[illegible]

آفتاب کی تابانیوں سے ہم کو ہر لمحہ نصیب ہے، دنیا و آخرت میں ہماری سب سے بڑی نعمت ہے۔

[illegible]

مقالات کا مجموعہ

مکتبہ رضائیہ  
پتہ ۱۰۱۱







(۳) حدیث ابو حمزہ رضی اللہ عنہما

[illegible][illegible]

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ  
 اے میرے والد! میں نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ  
 اے میرے والد! میں نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ  
 اے میرے والد! میں نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ

















رئيسي في رسول الله صلى الله عليه وسلم من الرسل والأنبياء من سفارة الله  
 ليس الله ومن دون الألباب من حجابهم بها عنهم ليعلموا أنهم  
 محضين من مصالح الدنيا والآخرة، وقد عرفنا معنى الرسول وليس في  
 صدر الكرم حكمة أي مصلحة وعالية حمده، وليس هذا ما أردنا في  
 الإرسال أحب؟ معنى الوجوب غير الله تعالى بل معنى أن قضية الحكمة  
 لنفسه كماله من الحكيم والمصلح، وليس معنى كماله من الحكيم  
 والراحمه، وقد يمكن بنوعه طرفه كما نطبع إليه بعض التكميل، ثم  
 أما في رغبته في الإرسال وشأنه رطوبته في نفسه بعض من ثقله وصالته  
 طلال وقد أومس الله تعالى مقامه السري إلى التمس مختوم لاهل الإيمان  
 و معاذة بالجه والبراء ومعه لاهل الخطر الصلوات باله والصلوات باله  
 ذلك معاذة باله والبراء ومعه لاهل الخطر الصلوات باله والصلوات باله  
 واحد رهيب للباير ما يحتاجون إليه من تصور الدنيا والقيامة، فتمت على سبيل  
 الحنن والبر، وأتمه بهمة التراب والخطاب، والمفصل آخر الآية وطريق  
الوصول إلى الأول، ولا يجوز أن يكون المعنى مع لا يخل به النقل وكذا خلق

ذلك هو الذي هو عليه وحده، لا يجوز أن يكون المعنى مع لا يخل به النقل وكذا خلق

## شرح العنق

مع حقه

مع قوله بكرة شرح العنق

وبها

## شرح ميزان العنق

شرح العنق  
 شرح العنق  
 شرح العنق  
 شرح العنق











# التفسير الميسر

## في آية واية بشرية واية

الأستاذ الدكتور محمد عبد الله

المجلد الثاني  
الجزء الأول



الأولى: وقد جاء في القرآن الكريم في قوله تعالى: ﴿وَاللَّهُ يَخْتَارُ مَا يُؤْتِيهِ اللَّهُ لِيُفْضِلَ عَلَىٰ مَا يُلَاقِيهِمْ﴾

الأولى: أنه بعد علم الله بما في قلوبهم، قال الله تعالى: ﴿وَاللَّهُ يَخْتَارُ مَا يُؤْتِيهِ اللَّهُ لِيُفْضِلَ عَلَىٰ مَا يُلَاقِيهِمْ﴾

المعنى الثاني: وهو من قوله تعالى: ﴿وَاللَّهُ يَخْتَارُ مَا يُؤْتِيهِ اللَّهُ لِيُفْضِلَ عَلَىٰ مَا يُلَاقِيهِمْ﴾

المعنى الثالث: أنه من قوله تعالى: ﴿وَاللَّهُ يَخْتَارُ مَا يُؤْتِيهِ اللَّهُ لِيُفْضِلَ عَلَىٰ مَا يُلَاقِيهِمْ﴾

ثم أمر الله من القرآن الكريم على من يهتدي به الكرم إلى الله







مسئلہ ۶۲: حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ کلمہ اللہ نے مجھے اپنے دل سے پیدا کیا اور میرے دل سے اس سے جہان نکلا۔ تو اسے سوال کیا کہ تو میری ﷺ کا کیا کام ہے؟ انھوں نے جواب دیا میں کائنات ہے ایک شمع مائل کرو اور دیکھو یہ کونسی کڑواں صلیبی سی سے روشن کر لوں گا اور کونسی ﷺ ایسی نور ﷺ کا نور پاک کر لوں گی۔  
 الجواب: نور کا اثر اسی جہان نور میں ہے۔ کلمہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی دھماکا ہے۔ کلمہ حقانی اہم

مسئلہ ۶۳: حدیث شریف میں ہے کہ آدمی کی پچاس ہزار حسرتیں کی جلی سے ہوتی ہے اور آدمی کو ان سے بچنا ضروری ہے۔ اگر اسے الگ کرتا ہے تو کبھی بھی نہ سکتا ہے کہ آدمی صحت اور جبرائیل صحت میں کرتا ہے۔ اور اصل قرار پانے کا کہ مدت معلوم نہیں کہ اس وقت کبھی ملے گی کہ تم میں پچاس ہزار حسرتیں میں بھی سکتی ہے پھر نے کہا میں یہ کلمہ روزی کو آدمی سے نکال دے گا کہ جس سے کلمہ اٹھائے سے بچاؤ۔ یہ کلمہ اس صحت میں پیدا نہیں ہو سکتا۔

آدم سرور آپ ہر گل دانستہ کو غم ہلک ہیں دل داشت  
 الجواب: کلمہ عزوجل فرماتا ہے: عجا غلغلک ودعنا بعد کلمہ دعنا  
 حضور جبکہ ظہر اضرای تو میں ہی سے تم نے تمہیں دلا اور اسی میں تمہیں ہر  
 بچاؤ میں سے کہ وہ اسی میں سے تمہیں اچھا دکھائیں گے۔ انہوں نے کہا جبرائیل سے دعا ہے کہ  
 کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: صاعن مولودہ الا لظہر علیہ من ثواب حلوہ  
 کوئی پچاس ہزار میں اس کی قبر کی آبی نہ پھری ہو۔ کتاب حسن وایمن قرسی ہد  
 اللہ ہی مسود سے دعا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا صاعن مولودہ الا ولہ  
 سرور من ثوابہ اسی خلق معنا حق ہمیں عجا وانا وایمنک و خیر و  
 خلقہ من ثوابہ اھلنا عجا لظہر بر صاعن کی ذل میں اس کی قبر کی آبی ہوتی ہے  
 میں سے اسے پیدا کیا اور اسی میں دو دن ہوتا ہے کہ اسے اور کہ ہر ایک کی سے ہے  
 اسی میں دو دن ہوں گے کہ اسلام تو خدا کی حکیم حالت آدمی صحت ہر اہل میں مسود سے  
 دوا کی کہ فرشتہ جبرائیل ہر روز اس میں فرماتا ہے اسے دہم سے لے کر

السبب لا یبطل فی فتاویٰ الفرقہ

فتاویٰ الفرقہ

تصدیق اصناف

الاشرف محمد ابراہیم  
 الشاہ امام احمد رضا

